© rasailojaraid.com

مشیر برائے قومی سلامتی قاسم داؤد نے بھی جو شیعہ اور رکن پارلیمنٹ ہونے کے ساتھ دستوری کمیٹی کا بھی ممبر ہیں، سنیوں کے مذکورہ بالا مطالبے کی پُرزور تائید کی ہے۔ یہ کمیٹی اپنا مجوزہ مسودہ ۱۵ اگست تک تیار کرنے کی پابند ہے۔ یہ مسودہ مجلس کی منظوری سے ۱۵ اکتوبر تک قومی استصواب رائے (ریفرنڈم) کے لیے پیش کیا جائے گا۔

قبضے کے دو سال مکمل ہونے پر، یہ جائزے لیے جارہے ہیں کہ کس نے کیا حاصل کیا۔ متحدہ عرب امارات کے معروف عربی اخبار الخلیج میں ایک عرب تجزیہ نگار عبدالالہ بلقزیز نے ۲۰ مارچ کو اپنے مضمون ''عراق جنگ کے دو سال'' میں لکھا ہے کہ تیل کے تاجروں، بش، ڈک چینی اور ان کے رفقاے کار نے اپنے اہداف میں سے تین حاصل کر لیے ہیں۔ پہلا ہدف تیل کی دولت پر قبضہ تھا جو پورا ہو چکا اور وہ سارے اخراجات مع منافع یہاں سے حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرا ہدف اسرائیل کا تحفظ تھا، اس کے حصول کے لیے بھی وہ بہت قریب پہنچ چکے ہیں، اور تیسرا ہدف عراق کی تقسیم تھی جو سنی، شیعہ اور کرد میں کر دی گئی ہے۔ امریکی عوام کو اس سے کیا ملتا ہے؟ اس کا جواب بہت جلد دنیا کے سامنے آجائے گا کیونکہ تیل کی دولت تو یہ دہشت گرد امریکی حکمران خود ہی ہضم کر رہے ہیں۔

وقتی طور پر تیل کی دولت پر قبضے کے باوجود، عراق میں امریکا کا مقدر ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

۱- امریکا اور بحیثیت مجموعی استعمار کی تاریخ بتاتی ہے کہ حریت پسند قوموں پر استعماری تسلط کبھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ ویت نام، کمبوڈیا، کوریا، جنوبی افریقہ، الجزائر اور بہت سی دیگر مثالیں بالکل واضح ہیں۔

۲- عراق میں مزاحمت بے پناہ قربانیوں کے بعد بڑھ رہی ہے، کم ہونے کے دُور دُور تک آثار نظر نہیں آتے۔

۳- قابض فوجوں کے پاس قبضے کا کوئی اخلاقی اور قانونی جواز نہیں ہے، اس لیے ان کے حوصلے سارے مادی وسائل کے باوجود پست ہو چکے ہیں۔

۴- قابض فوجوں نے قیدیوں پر ابوغریب اور دیگر جیلوں میں جو ننگِ انسانیت مظالم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈھائے ہیں، عالمی رائے عامہ اس پر شدید غم و غصے اور امریکا سے نفرت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس میں خود امریکی رائے عامہ بھی شامل ہے۔ امریکا کے دو ماہرین سروے ڈیموکریٹ پیٹر ہارٹ اور ری پبلکن بل میک انٹرف نے بتایا ہے کہ امریکی ووٹر عراق پر امریکی پالیسی سے نفرت کا اظہار کر رہا ہے۔ (روزنامہ ڈان، ۲۱ مئی ۲۰۰۵ء)

اس ساری صورت حال سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ عراقی قوم اس آزمایش سے کندن بن کر نکلے گی۔ عراق سے مقامی آمریت کا خاتمہ تو ہوگیا ہے، اب بیرونی قبضہ بھی ختم ہوگا۔ اگر عراق حقیقی جمہوریت کے راستے پر چلا تو اس سے اسلامی قوتوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

ترجمان القرآن کا پیغام

صرف آپ تک محدود کیوں رہے!

اسے پھیلایئے ——— نئے نئے حلقوں میں

ملک کے مستقبل سے دل چسپی رکھنے والے ہر پڑھے لکھے شہری تک

آپ محض قاری نہ رہیں ——— داعی بن جائیں

دفتر ترجمان سے بروشر اور نمونے کے پرچے طلب کیجیے

صرف ۲۵۰ روپے ادا کر کے ۱۲ ماہ پابندی سے گھر پر مل سکتا ہے

کوئی مستقل جاری کروانا چاہے تو ۳ ہزار روپے ادا کر کے معاون خصوصی بن سکتا ہے

کوشش آپ کا کام ہے، نتیجہ دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کوشش میں کمی نہ کریں

۸، ۱۰ افراد سے ضرور رابطہ کریں، خواتین بھی توجہ کریں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

کیبل نیٹ ورک کا استعمال

سوال: میرا تعلق تحریک سے وابستہ ایک گھرانے سے ہے مگر میرے شوہر حافظِ قرآن ہونے کے باوجود گھر میں کیبل لانے کے ذمہ دار ہیں۔ میں ٹی وی اور لوکل چینل شوق سے دیکھتی تھی، پھر کیبل بھی دیکھنا شروع کر دی۔ لیکن اب میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ کیبل اخلاق و کردار کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ میری شادی کو ابھی چار سال ہوئے ہیں اور میری دو چھوٹی بچیاں ہیں۔ بچیوں اور شوہر کو منع کرتی ہوں مگر منع کرنے پر کبھی تو وہ رک جاتے ہیں اور کبھی دیکھتے رہتے ہیں۔ دیگر اہلِ خانہ بھی ٹی وی اور کیبل کو برا جانتے ہیں مگر دیکھنے سے اجتناب نہیں کرتے۔ ایسے میں میرا کردار کیا ہونا چاہیے، جب کہ ٹی وی میرے اپنے کمرے میں موجود ہے۔

جواب: آپ نے اپنے خط میں جس عملی تضاد کا ذکر کیا ہے، تحریکات اسلامی کی کامیابی کی راہ میں وہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ شعوری طور پر اسلام کے مان لینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی فکر، نظر، فہم، معاملات و تعلقات کو جذبات و احساسات کے بجائے عقلی رویے کا عادی بنائے۔ اس کی نظر، سماعت اور طرزِ عمل نفسی خواہش کی بنا پر نہ ہو، بلکہ وہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں دے دے۔ اس کا شعار قرآن کریم کی وہ آیت بن جائے جسے آپ اور میں بارہا سنتے ہیں لیکن اس پر غور نہیں کرتے، یعنی قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (الانعام ۶:۱۶۲)، کہو، میری نماز،

© rasailojaraid.com